بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱) جس گھر میں میت ہو گئی ہو، اُن کے یہاں تیسرے دن تک ایک بار تعزیت کے لئے جانا مستحب ہے، اور تعزیت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ میت کے متعلقین کو تسلی دی جائے، اُن کی تسکین کی باتیں کی جائیں، صبر کے فضائل اور اس کا عظیم الشان اجر و ثواب بتا کر اُن کو صبر کی ترغیب دیجائے اور میت کے لئے دعائے مغفرت کی جائے، اگر بغیر کسی التزام کے اور کسی رسم ورواج کی پابندی کے بغیر دعائے مغفرت کے وقت کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ لے تو فی نفسہ اسکی بھی گنجائش ہو گی بشرطیکہ ہاتھ اٹھانے کو ضروری اور لازم نہ قرار دیا جائے۔ اور نہ ہی ایسے موقع پر ہاتھ اٹھائے جہاں عوام الناس کا عقیدہ فاسد ہونے کا خطرہ ہو۔

واضح رہے کہ تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہِ تنزیہی ہے، لیکن اگر تعزیت کرنے والا سفر میں ہو یا میت کے عزیز و اقارب (جن کے پاس تعزیت کے لئے جانا چاہئے وہ) سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کو جانا مکروہ نہیں۔

كما في رواية أبي مُوسَى - رضي الله عنه .....وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى [صحيح البخاري- ج 1 ص: 335]

(۲) شرعاً تعزیت کی حقیقت بس اتنی ہی ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے، اس کے علاوہ آج کل جو طریقہ رائج ہو گیا ہے کہ لواحقین مسلسل تین یوم تک دریاں بچھا کر بیٹھے رہتے ہیں، لوگ آکر بیٹھ جاتے ہیں اور اہلِ میت کی تسلی و تسکین کے بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں، ہر آنے والے کے ساتھ زبان سے دعا کیے بغیر چپ چاپ ہاتھ اُٹھا کر منہ پر پھیر لئے جاتے ہیں، یا ہر آنے والا آتے ہی حاضرین سے کہتا ہے ہاتھ اٹھائیں یا یہ کہتا ہے کہ دعا مانگیں پھر سب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی آدمی تینوں دن آتا رہتا ہے اور تیسرے دن اجتماعی دعا کر کے باقاعدہ تعزیت کے ختم کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے یہ سب اُمور خلافِ شرع ہیں، شریعت سے ثابت نہیں ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر کسی قریبی رشتہ دار کے آنے سے میت کے اہلِ خانہ کو تسلّی ہوتی ہو اور وہ ایک سے زیادہ مرتبہ آکر ان کے لئے تسلّی کا سامان کر دے تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳ / شوال المکرم /۱۴۳۹ قمری

۰۵ / جولائی /2018 شمسی

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/ شوال المکرم /۱۴۳۹ قمری

05/ جولائی/ 2018/ شمسی